

فردوس خسان

محمود ابراہیم

فردوسِ خیال

از
محمود اسرار علی



قیمت ۸۰

بار اول ۱۰۰۰

اربابِ نظر سے!

رباعیات و قطعات کا یہ مجموعہ ”فردوسِ خیال“ کے نام سے ملک کے اربابِ نظر کے سامنے نہایت ادب سے پیش کیا جاتا ہے چونکہ دیباچہ و مقدمہ سے مزین ہونہ ستمی تبصروں اور تقرظوں سے آراستہ ہے میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر کلام کسی قابل ہو تو اسکی مقبولیت یقینی ہے اور لغو و لا طائل ہو تو سعی خود ستانی لایعنی اور زعم ہمہ دانی بے سود۔

مشک آست کہ خود بیوید نہ کہ عطار بگوید

البتہ ناقدانِ ادب کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ اشعار فضول بھی ہو کر تے ہیں :۔ وہ ردی قبول بھی ہو کر تے ہیں عیبوں میں ہنر دیکھنا ہنرمندی ہے :۔ کانٹوں ہی میں پھول بھی ہو کر تے ہیں

ساحلی سٹریٹ جہانگیر بلائنگ
محمود اسٹریٹ

جائی۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۲	فلسفہ معیات		(رباعیات)
۱۳	حقیقت کائنات	۱	نذرِ حمد
۱۴	قومی سیرت	۲	ہدیہ نعت
۱۵	سنگِ راہ	۳	عہدِ قدیم
۱۶	عالمِ خیال	۴	سیفِ فتلم
۱۷	نعمِ ابدل	۵	استقبالِ بہار
۱۸	جزائے اعمال	۶	حساسِ زردال
۱۹	مردمِ چشم	۷	صرفِ بے محل
۲۰	پستیِ اخلاق	۸	بقائے الفت
۲۱	وسعتِ شاعری	۹	ترتیبِ عالم
۲۲	جگنو	۱۰	دامنِ حرص
۲۳	تقاضائے قدرت	۱۱	تعلیمِ شکیبائی

صفحه	عنوان	صفحه	عنوان
۳۹	قدر اجاب	۲۴	قطر الرجال
۴۰	زعم خود پرستی	۲۵	تدبیر یا توکل
۴۱	آل دنیا	۲۶	جبر و تدبیر
۴۲	جوش ترقی	۲۷	رجوع الی اللہ
۴۳	معائے ہستی	۲۸	کتاب حیات
۴۴	افسانہ عشق	۲۹	در بار حقیقی
۴۵	دیو الی کا چراغ	۳۰	انجام حیات
۴۶	یاد شباب	۳۱	درس اخلاق
۴۷	اعتراف کم مائیگی	۳۲	ننگ شرافت
۴۸	حقیقت عقل	۳۳	محمود کا نصب العین
۴۹	راز تخلیق	۳۴	توشہ آجرت
۵۰	مدح امیر مینائی	۳۵	مرقع حسرت
۵۱	فیضانِ کرم	۳۶	تمنائے مرگ
۵۲	نشابہ نیرین	۳۷	طلوعِ خود شنید
۵۳	طوقِ ہستی	۳۸	عجزِ ادراک

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۸	جہانِ عرفان	۵۴	مدح صدرِ بزم
۶۹	حرمتِ نسوان	۵۵	دین سے غفلت
۷۰	رموزِ حیات	۵۶	تقدیر و تدبیر
۷۱	عہدِ شباب	۵۷	درسِ تہذیب
۷۲	احترامِ جذبات	۵۸	نقشِ وحدت
۷۳	دورِ زندگی	۵۹	خوشے عمل
۷۴	شادیِ طلاب	۶۰	توکل علی اللہ
۷۵	شوقِ تحقیق	۶۱	توہینِ انسانیت
۷۶	جوہرِ ہمت	۶۲	انجامِ تذبذب
۷۷	ماہِ فناک	۶۳	اہتمامِ ہستی
۷۸	درسِ قناعت	۶۴	رفقارِ ترقی
۷۹	غرمِ راسخ	۶۵	جذبہٴ اخلاص
۸۰	تاجِ عبودیت	۶۶	حقوقِ ذمہ و انفس
	(رباعیات فارسی)	۶۷	فلکۂ حق

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۴	شانِ اولوالعزمی	۸۱	پیغامِ بیداری
۹۵	تقاضائے عمر	۸۲	اثر طبیعت
۹۶	کرشمہ بہت	۸۳	مالِ نفاق
۹۷	رازِ ناکامی		(قطععات)
۹۸	نیک انسان	۸۴	ہستی باری تعالیٰ
۹۹	انجام کار	۸۵	اصولِ سیرت
	(قطععاتِ فارسی)	۸۶	شکوۂ مکتوب
۱۰۰	رازِ آزادی	۸۷	مشاہدِ حق
۱۰۱	نبردِ عدم شکن	۸۸	سفرائے حق گوئی
	(فککات)	۸۹	شقاوتِ مستقل
۱۰۲	رسومِ کہن	۹۰	لحد پر رونے والوں سے
۱۰۳	تعلیمِ نسواں	۹۱	یادگارِ دل
۱۰۴	شوقِ ملازمت	۹۲	قیدیوں کی اولاد
	۴	۹۳	فدایانِ علم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رُبَاعِيَّات

نذیرِ حمد

اے روشنیِ حشیم و آفتاب و قمر
سرِ چشمہ نور و حلقِ اہلِ بصر
دیکھوں میں تجھے تو کس نظر سے دیکھوں
جب اپنی نظر سے آپ اوجھل نہ نظر



محبوبیت
 محبوب چنانی نیست کہ
 دھونے کو زبان جو کہ تو کیا

اُرواح میں دھوم تھی کہ سُبحان اللہ
 دربار رسالت کا ہے خوشنور کیا
 ہے ہے

عمر و قیام
 نیک کردہ ازل سے پورا اہم
 وہ جہاں الٹ آہ پورا اہم

بے پر مغال ہے دور بادہ کی کیفیت
 فوس ہے کہیں کو چھوڑا اہم
 ہے

ویندیش
 خجسته جگر
 کسب و معرکه
 و فتنه و درک

نیش و گزاف
 و کجاست
 و کجاست
 و کجاست

استقبالی بہار
چمن طرازی ہے
عالم پر چہ چہ
کر تپ ہی صبح کوئی ہے
جا رہا ہے تپ

چند روز بعد

احساسِ زوال
 غمِ گہرا کیس ہو ہم کو اپنی
 اور زلیلت کی چھپ کر
 ہو ہم کو اپنی

ڈھونڈ رہی ہے بلکہ ناممکن ہے
 رتی کا نہ احساس ہو ہم کو اپنی !!
 جی

ممنوع
اوقات کی اپنی قدر و قیمت
جو وقت سے ہے

اگر منقطع باب و دفع غنی ہو تو ہو
میں اگر بھی غنی ہو تو ہو
بجز

مطلب الفتن
الذين هم من الغيب
كفن هو صبا من اسكني الغيب يابني

اجباب من يابني
التي هو من ان كمن الفتن يابني

عنه

تین عالم
کرم جو جادات
حیوان کو نباتات
نہ کر تھی

تہ اعمال کے
موجود خیالات
ہو جے

دینِ حرم
 دنیا میں حرمِ جوہر پائیگی
 اتنا ہی وہ اپنے دل میں نعم پائیگی

عجائبِ جہاں اگر تو پہنچا سکی
 وسعت کو کسی قدر وہ کم پائیگی

میں نے تم کو کیا ہے
 تم نے اس کو کیا ہے
 یہ تو کیا ہے اس میں
 یہ تو کیا ہے اس میں

میں نے تم کو کیا ہے
 تم نے اس کو کیا ہے
 یہ تو کیا ہے اس میں
 یہ تو کیا ہے اس میں

قلندریات
 درازمیں اک سن ادب پیدا کر
 درازمیں اک کتاب لکھ پیدا کر
 کافی ہے ہر حال پہ حال اچھا کرو
 عینا ہے تو عینے کا سبب پیدا کر
 ۱۴

تحقیق کا نیا
 نوہی ہو کر مایاں کیا ہے
 پھر یہ ہو پتیاں کیا ہے
 پھر یہ

چک کے نوزاد کا دل وصال
 کی کھوئے یہاں کیا ہے
 جی ۱۱۱

توئی شایہ
 جہلجہل کی ہر ایک ہونٹوں
 ایسے ہی ہر ایک توہم کی ہونٹوں

تہذیب پر مغرب کی عیث نازاں ہو
 نادوان کباب سے کیسے پڑھو مخصوص
 ۱۲/۱۱

عالم خیاں
 تھیں یہ سب عدسے گزر جائیوں
 عالم نیا تو اب بابر ہو جائیوں

کھینچا ہوں و کشی مصدقہ
 برقی تصویر سے درجائوں
 اور اپنی تصویر سے درجائوں

منہم کبیر
 واما ہے تو تیرے پیر سے بد
 اور خوف کر کے پیر کو موت سے بد

مشرکوں کا سکون کی لذت سے بد
 صورت کا جمالِ حُسنِ پیر سے بد
 ہے ماں ہے

خیراتِ اعمال
 اخلاقِ جمید کی جزئیات ہے
 افعالِ خبیثہ کی شرکات ہے

چلے تیری بدی کے لئے ہیں دنیا میں
 انسان ہیں اُن کا فریاد ہے
 چہ در چہ

چرخ و چرخ
 چرخ و چرخ
 چرخ و چرخ
 چرخ و چرخ

چرخ و چرخ
 چرخ و چرخ
 چرخ و چرخ
 چرخ و چرخ

پستی اخلاق
 وہی ہے کہ بہت عالمی پنی
 اور یہ ہے اخلاق سے عالمی پنی
 گناہ فضا میں آزار دہی کی
 دل گرہ پستی گناہ کی پنی
 دے نہ پستی گناہ کی پنی

و بہت شاعری
 کچھ کچھ کھٹکے کی جو آواز ہے یہ
 بہت بڑا بڑا نطق کا اک سہارا ہے یہ

منتظر غدا دل میں جو یہ ہے
 جاوے وہی کام ہے اعجاز ہے
 اے اے

گنجینہ
 کہ کہ شہید کی کھلائی بہار
 عینے کی کیا ہے یہ انعام

پہلے سے ہیں شہید
 بہار کی کوئی ہے یہ انعام
 ۲۲

تقاضا قدرت
 ناسوا لہم سنیہیں پڑ جائے
 صبر اشک کے موتی ایسے جیسا

قدرت کا تقاضا ہو کہ تم
 ہووے کہ طرح بن گئے ہیں
 نہ سہم نہ

فقط الزحیان
انسان رہا خلیفہ انسان نہ رہا
گلزار رہا ذوق گلستان نہ رہا

محبوب بھی
خدا بھی، سہمی بھی ہو
منجوں سا کوئی مرید یا باب نہ رہا
چہ ۴۴ چہ

تیرا کوئی
 باغ و دینِ نادر میں ہمیت ہے
 شمعِ کونو کو اپنے وزن کا لکڑ

کچھ بھی نہ کر پھر
 شخص کے دستِ ہر
 اور اس کو تو اس کے حال کے
 ہے ۲۵

و جبر
 چنگ یوں قدم پر رہ جاہاں یوں
 گرداب میں گھومتا ہوں جاہاں یوں

حلقہ کی تہ قرار ہے نہ رکن کی مجال
 ہر پہلو پر مٹی ہے وہ سم جاہاں یوں

۱۹۴۴ء

طبعی کی رائے
 کثر ہے وقتوں میں
 اوقات کے ابو و حبیب میں اثر ہے

ہوا کی اجابت ہے پائے
 ہوا کی اجابت ہے پائے
 ہوا کی اجابت ہے پائے

تجارتِ حیات میں
 ہر عمل کے دن کو باب سمجھاؤں میں
 کیا تکتہ لا جواب سمجھاؤں میں

اوروں کے نصیحتیں یہ کہہ کر
 اس زینت کو وہ کتاب سمجھاؤں میں
 ۲۸

درمانِ حقیقی
 دردِ دواطلبِ چھ کو دریاں پاپا
 کھٹ میں بھی کورا جاں پاپا

کیا نشان ہو اندری اللہ اللہ
 بر حال میں فضلِ بر کیاں پاپا
 ۲۰۱۷ء

انجلیست
 اے جانن پناز کرنے والے
 اے علم کے فوں میں کھنڈنے والے
 گم کر کے نیکیا تو بھی اک مشیت
 پہلے نہیں اور کرنے والے
 ہے۔ علم ہے

درین اخلاق
 عاقل تر نصیحت ہے جہاں تک حکایت
 کی جائے عشق تو کر ہی جائے
 نیکی کا عطف جہاں میں نیکی ہو عطف
 اخلاق پر ہو بدوں کو نیکی کی جائے
 چچہ اسماعیل

چنانکہ
 و شہنام کا یہ صفت الہی ہو گیا
 اگر تھما میں یہ صفت الہی ہو گیا
 دھوئی چمکافتی زبان پر افشوس
 اور آپ کا یہ طرف الہی ہو گیا
 چہ چہ

مودود کا نصیب
 ہر کوئی عالم پر عالم
 ہر کوئی عالم پر عالم
 ہر کوئی عالم پر عالم
 ہر کوئی عالم پر عالم
 ہر کوئی عالم پر عالم

رازی کی نصیحت ہر کوئی فلسفہ وال
 مودود کا نشانہ ہر کوئی حکم اسلام
 مودود کا نشانہ ہر کوئی حکم اسلام

تو بہت گرفت
 خاطر ہو کہ ایک دن
 پچھانہ زندگی کو خود بھرنے
 نہادان اودہ کام کر کے کہیں
 غمت میں پہنچ گیا ہے
 جی نہ سہا ہے

تیرے لئے
 بی بیروں سے چاہ کر رہ جاتا ہوں
 تم سے لگا کر رہ جاتا ہوں
 نئے نئے تھکاتا ہوں جب تک کہ
 کلچن میں کر کے رہ جاتا ہوں
 چھ

تہنہ کر
 جامع غم و اندوہ ہے جانا ہوں
 یادِ زہرِ ضبط ہے جانا ہوں
 کھوپڑی کھانی میں بھی تہنہ ہے
 نہ کہ تہنہ میں ہے جانا ہوں
 نہ کہ تہنہ میں ہے جانا ہوں

کلوع و تفرید
 قرار شد و بدو چرب بدم ترا ہے
 اک تازہ حیات کا پیام ترا ہے
 ابادہ زیت کے پتوں پر
 تیرے زنگار جام ترا ہے
 جسے ہم سب سے

عجز اور اک
جب جو مزا ملی کو عیاں کر رہا ہوں
نور شید کو نور سے میں نہاں کر رہا ہوں

جب جانی ہے اپنی جے شبانی پر
آؤ علم لکھا و در زبان کر رہا ہوں اے
جے جے جے

قنداق حبیب
 لبیک علی قنایه ارجا تک
 سب سب سب سب سب سب سب سب

ان بندار فقیه
 لبیک لبیک لبیک لبیک لبیک
 لبیک لبیک لبیک لبیک لبیک

میں نے تم کو پہچان لیا ہے
 تم کو پہچان لیا ہے
 تم کو پہچان لیا ہے
 تم کو پہچان لیا ہے
 تم کو پہچان لیا ہے

میں نے تم کو پہچان لیا ہے
 تم کو پہچان لیا ہے
 تم کو پہچان لیا ہے
 تم کو پہچان لیا ہے
 تم کو پہچان لیا ہے

میں نے یہ
 سب کمالِ خوب چکھائے
 انجامِ زوالِ خوب چکھائے

اس کو بھی فنا ہے اور اس کو بھی فنا
 میں کمالِ خوب چکھائے
 الحمد للہ

جو تیری مٹی
 زرد ہوئی ہے
 قطرہ ہوں
 ختم ہوا رہا
 و غار رہا

اشد حال پہی تو فارسی
 کہ بندہ ناکارہ کو باکار رہا
 ہے ۴۲

مُتَمَنِّی
 اِنسان کو عالم پر بقا لانی ہو
 اور یادِ فنا عدم کو جسے جانی ہو

خاتمِ نبوت کی کسی
 یہ بات سمجھائی نہیں گئی ہو
 حیدر علی

افسانہ عشق
 عشق ایک سرور و خیر و افسانہ ہو
 رشتہ سب سے بڑا اور کھلے پیکار ہو
 اخلاص کے پھولوں کی اور بو بونہی ہو
 عاقبت سب کچھ میں اور دانہ ہے
 عجب عجب

درواکی کا پیچ مرغ
 کی گنج سے کھوجا ہوا
 حلق سے تنویر سے دھوجا ہوا
 حکمت کو وہ تنویر سے دھوجا ہوا

بڑھ جاتی ہے اس کو روق بیہوش
 مرغ پیچ ہو جاتا ہے
 درواکی کا وہ پیچ مرغ
 ہے ہم سے

بیا در شب
 سرایت عشق ز دگرگانی نه رہا
 احساس تشنگی و کامرانی نه رہا

کیوں قصہ سن و عشق چھڑاؤنے
 جاں و مراد پر جوانی نہ رہا
 یہ سوچو

اعظم فرخندہ بانی
 یاقوت عالمی بانی
 یاقوت عالمی بانی
 یاقوت عالمی بانی

یاقوت عالمی بانی
 یاقوت عالمی بانی
 یاقوت عالمی بانی
 یاقوت عالمی بانی

حق تعالیٰ
 عظمیٰ شریف و
 زیبا کی زکراتی
 و

و کمال او و پیر و زیبا کی
 و کمال او و پیر و زیبا کی
 و کمال او و پیر و زیبا کی

اگر تیری شرح میں ہو جائے
 دوزخ بھی نمودار ہو جائے
 چلتی کہ اپنے سر اٹھا دوں جو بچا
 دنیا ہے جمال اسی میں ختم ہو جائے
 مہم ہے

بح ائیرنیائی
اسرار بلاغت کا دنیا ہے تو
ریاست فصاحت کا سفینا ہے تو

نماد و ادب و دست لکری ترا
تختیں ہے منجانب توینا ہے تو
ہے

فیضانِ کرم
 بہشت کے سنہریں باغ
 اکابرِ گرامیہ کی فوج
 رتیں عریض و کمربند
 لکھنؤ کے نورانی باغ
 جہاں ہے

میں نے اپنے
 دوستوں کو بتایا ہے
 وہ سب نے فکرت کی ہے
 جب تک کہ وہاں کوئی نہیں

ان کو کوئی کہہ سکا
 کہ وہ کوئی نہیں
 وہاں میں وہی ہے
 وہاں ہے

خلوقِ ستی
 و البتہ اغراضِ نہیں تو مگر
 ہر جامِ خلوص و دیدہ شوق مگر

عزاد ہوں اور اس پرستی بھی ہوں
 کہہ سکتا ہوں علقہ شوق مگر
 ۵۳

میں صد ہزار گیتے ہو
 گلشنِ جمال گل کی زینت ہو
 گردوں کو فروغ دینے کی زینت ہو

طبعِ سو ہے شمع کے برابر شبتار
 اس نیر کی نشان اس صدارت ہو
 ۵۴ ہے

دین و غفلت
انسان بشکل کوئی ایسا ہوگا
ہر وقت ہوا ملتے وڑتا ہوگا

زندہ شتر ہو کر بھی نہیں
کیا جانے شتر اس کا کیا ہوگا
۵۵

مطهر و در
 از این فواید عیب رونا
 مطهر کی روح کو بیرون دهنای

مطهر و در
 از این فواید عیب رونا
 مطهر کی روح کو بیرون دهنای

دین پر ہے
 سب سے پہلے
 اظہارِ کتب پر ہے
 خلق پر ہے
 پابندی

پر ہے
 گھر بنائے ہوئے ہیں
 جو یوں ہی ہیں
 کہہ رہے ہیں
 یہ ہے

نقش و نشان
 سیدین چہ پہ پہاڑی ہیں
 ارتضیٰ ادراک پہ چھپا جاتی ہیں

لکھو آئینہ بالمشابہ لکھ کر
 کہ جس کی دو تصویریں نظر آتی ہیں
 مہر

فعلی عمل اختیار کرنی ہو فقط
 عادت ہی پاپیدار کرنی ہو فقط

مطلقہ نو بیابان حکم ہوئی ہی ہی
 نیبادی استوار کرنی ہو فقط
 ۵۵۰

پاک علیؑ نبیؑ
 کتبِ نبیہؑ و کتابِ نبیہؑ
 اک جھکاؤ تمام نبیہؑ

عالم سے غرض نہ الٰہی عالم سے غرض
 انداز سے کرم کا جھوکا ہوں میں
 نبیؑ نبیؑ

تو ہی ہے جس نے
 انسان کے چرخِ تکوین میں ملا دیا
 وہ اپنی شرفِ خاک میں ملا دیا

فراگھٹا ہے گنبدِ نازِ شیدہ کو
 اور آگے آئی ہے ہر جگہ تیرا
 عہدِ ابجد

انجام زندگانی
 حب و جبرانی کی از جایی
 حب و جبرانی کی از جایی
 حب و جبرانی کی از جایی

وقت و موقع کی راه تکیه
 محو و زنده کی از جایی
 محو و زنده کی از جایی

اتہام شہ
 محبوبہ پر جانے کی تہ
 نہ خواہش عیش جاودہ کی تہ

اتہام زندگانی کے لئے!
 دیکھتی ترا ساتھ زندگانی کی تہ

۶۳

قساری
 جو درین عمل سے پہچاننا ہو
 ہاں یا ہم عروج پر وہ پہچاننا ہو
 کہین کہ خستہ ہیں جو آیا وہ گرا
 کہ ایک قدم بڑھا تو بڑھ جانا ہو
 ۶۴ ہے

خزینہ اخلاص
 شوق رز و زویر و شوق تمنا ہے
 اغراض کے لیے ہیں کرم تمنا ہے

ہر صفت ہی انسان کا دل پر مسموم
 اک خزینہ اخلاص ہی کرم تمنا ہے
 ص ۶۵

خلفہ حق
 دنیا کی سیاست کو کرنا کچھ
 اس سطح پر کچھ اور آجے

تعلیم و تہذیب کو کچھ علم حاصل
 ورنہ کیسے پڑھ کر رہے ہیں
 جے

جہانِ عرفان نہیں
 کشتیِ کرب و شدائی نہیں
 نفسِ وہم و گمراہی نہیں
 کمرِ خجستہ وائے فقر و تنگدستی نہیں

خجستہ وائے فقر و تنگدستی نہیں
 جہانِ عرفان نہیں
 کمرِ خجستہ وائے فقر و تنگدستی نہیں
 اس بارے میں کہ چھوٹے چھوٹے

عظمتِ زبوں
 گھر کیا دنیا میں اُجالا ہوئے
 اور حینِ جہاں کیا دو بالائے
 کریم ملکِ پیری عزتِ خاں
 از عجب میں دنیا کو پا لائے
 ۶۹

زینہ حیات
 پھولتے پھولتے
 نیکو چاک
 شبنم کے گلے میں
 کس کے گلے میں
 ہے

عبد شکیب
فرید الدین گیلانی
مکتبہ

مورثہ عالیہ مولانا
انسان کا پیری میں شکیب گیلانی
چشمہ

اشترام و حیا
 کردن نہ سمانی ایچہ کلک نہیں
 آجائے جو کہ ایچہ نہیں
 اس کو چمانہ روز و شب نہیں
 بوجہ شباب اس کے چکی نہیں
 ہے مہمان

دوزخ کی
 خطی کا زمانہ رفتے وقتے ہوئے گزرا
 اور عبد شہاب سے سوئے گزرا
 پیر کی سہلے کھنکھوٹا نہ جباب
 پیر کی سہلے کھنکھوٹے گزرا
 جہاد

شادی طلب
کتب میں آئے ہیں جو پوچھ خیال
تعلیم میں ہے وہاں جو پوچھ خیال

اسے کوئی گھڑ کر نہ پاھیں در
شادی کا ہر پر خیال جو پوچھ خیال
میں ہے

تجلی
تجلی کی طرف وارو
ایک اور کی آواز و غم وارو
عجائب حال ہو اسے جانے دو
تجلی کی ہر بات کو وارو

دولت کا یہ پیراں جو ہر جہاں
 ختم ہو گیا کہ نہ راہ نہ ہی
 نہ تخت مصیبت میں نہ صیبت کی
 دولت کی وہی ہر جہاں ہے
 ہر جہاں

ما غفلت
 فخلق من خلقی کما یکره
 اورق عبودیت ادا کرے
 جب کما خلقی بھی وہی کرے
 عباس میں سما جائے کرے
 ۱۰۰

غمزدار
 مردوں کا سلسلہ پڑا روں میں ہی تو ہو
 اور دل وہ کسی کام پر پڑا ہی تو ہو
 بڑی برا تصور سے ڈرا جا رہا ہے
 تنہا ہے بھجوا دے وہ تنہا ہی تو ہو
 وہ

چنانچہ مسلمانوں کو
 پڑھنا اور لکھنا سکھانا
 عظیمیٰ اور شرفیٰ ہے
 درگاہِ خدا میں جاکے انسان کو
 حق پرستی اور ایمان
 دینا ہے۔

رُبَّاعْتِیَ فارسی

پینام بیداری

اجرام فلک بطرز نو پیداشد

د لکش دل فریب تیز رو پیداشد

در ظلمت جهل خواب غفلت تانگه؟

بر خیز از آفتاب ضو پیداشد

اثر طبیعت
 بخشید لباس دل پذیر بار
 کشید به سحر شمع انوار
 سحرش حسن است که بود
 مکتوبش پر گشتی صمد بار
 و این صنوف وقت گیتی صمد بار
 چه در حدی

از زبان وفاق
 گشت صدیگان و چاک
 از زبان وفاق
 گشت صدیگان و چاک
 از زبان وفاق
 گشت صدیگان و چاک

قطعات

ہستی باری تعالیٰ
 گرچہ ہر ذرہ میں معمور ہی پایا تجھ کو
 دیدہ شوق سے مستور ہی پایا تجھ کو
 کچھ دکھائی نہ سکا فلسفہ کا آئینہ
 جس قدر غور کیا دور ہی پایا تجھ کو

اصول ^{فوق القوط} ^{یا} فراوانیست
 خود را پیش بواجسان فراموشیست
 حق کا بود موقع اظهار تو طاعتیست
 عاشق حسن بود پیش غدا دل محمود
 لطف نظاره اطفال و هم آغوشیست
 هج

کچھ تو بھول گیا
 کچھ تو بھول گیا
 کچھ تو بھول گیا
 کچھ تو بھول گیا
 کچھ تو بھول گیا

میں نے بھول گیا
 میں نے بھول گیا
 میں نے بھول گیا
 میں نے بھول گیا
 میں نے بھول گیا

نہ تھی کہ وہی جو وہاں کو
 اس منصب میں جو چاہے وہاں سے
 تھوڑا سا کذب صحت سے سناؤں
 کہ میں نے جو حق بتایا
 کہ میں نے جو حق بتایا
 کہ میں نے جو حق بتایا
 کہ میں نے جو حق بتایا

متعلق
 تفاوتِ مَن و زانک و بیدار
 بنمید مَن و زانک و بیدار
 بر احوال که از آن کاندول بدلا
 از دل و دلخیزد پس اسکی فطرت
 تفاوتِ مَن و زانک و بیدار
 و و و

چاروں طرف سے
 خیال میں ہر طرف سے
 جہ کو قرب بھی ممکن ہے
 اٹھائے ہوئے دوروں کے کیا قیاس
 حیات کا جاگزا ہوا ہوں
 سہو سہو

[illegible]

[illegible]

فراوان علم
باز عظمت
وی میدان
کشتی دریا
بهر بحر
کشتی دریا
کشتی دریا
کشتی دریا

شانِ ابرو غم
 کہ حیات کو تیرے پیر میں
 تیرے چہرے کی روشنی کو
 غمِ ابرو میں
 اور سپاہی کی طرح
 ۹۴

تخلصاً من
 شاد باو کا پیش کوں کہاں
 مہربانی میں پیو کہاں
 دامنِ الفت کی اسیری تو آئے تھو
 زلفِ چال کا کیوں کہاں
 ۹۵

نہ ہونے دیتا
 نہ کہ شکر اڑاؤں کو
 نہ کہ سیر گھلا جائیگا
 نہ کہ سال میں
 نہ کہ وقت کی کمی ہو
 نہ کہ جہت ہی ہے
 نہ کہ یہ ہیں گھلا جائیگا
 نہ کہ یہ ہے

رازِ ناکامی
 عیشِ کوئی کی طرف نفسِ صلاحِ تبار
 زکرمِ غمی غمِ فردا کو حسبِ لاچار
 وقتِ ادا دے، غلبہٴ غمِ غیبِ تبار
 رازِ ناکامی دل کو کھول کر لاچار
 ہے۔ ۹۶۔

نیکانے
 پوئے نیکو بر اک نیکو بر حال تیار
 دی نیکو بر غیر نیکو بر وعالتیار
 پوئے نیکو بر واند و اندر نیکو بر
 پوئے نیکو بر واند و اندر نیکو بر
 پوئے نیکو بر واند و اندر نیکو بر

قطعات فارسی

راز آزادی

هر که در راه طلب کشته بیدار نه شد
 او در آغوش جهان محرم دل شایسته
 غم خور از غم صد گونه و از رخ مرنج
 هر که در بند اسیری نه شد آزاده شد

بزرگی غم یکم علاج؟
 بیاری بی بیوه ارباب چه علاج؟
 بسبب این وطن آلوده چه علاج؟
 مگر عقده و شواز دست بدید
 یکم بی بزرگی غم یکم علاج؟
 بی ارباب

فُکَاہَاتُ

رُسُومِ کہنِ

ہم نے چاہا بھی تو دستور نہ کچھ اور چلے
 اگلے وقتوں ہی کے چلے رہے ہیں
 نہ کوئی پیڑ کی عست ہے نہ کھانیا کا وقت
 دیکھئے جسکو وہ تیار رہے جب وہ چلے

تنہا نہیں
 اگر مریں تو میرے پیو کی وارو
 اے منہ پر حلاوت واسی ہو
 میں نے کہا کہ غنائت صلیب
 ورنہ آپ کی وارو
 چھوڑا

سب سے پہلے
 انبیاء کی خدمت میں
 اس کی اطلاع ہو کر
 ان کی دعا سے
 اس کی تکمیل ہو
 گی۔

جانتے ہیں وہی
